

### 10.1 تعارف

بیمے کا مقصد نقصان کے خطرے سے نمٹنا ہوتا ہے۔ بیمے کے شعبے کا کردار مجموعی کئی معاشی ماحول میں استحکام کو فروغ دینا ہے۔ یہ عمل غیر یقینی صورتحال میں بچاؤ کے طریقے فراہم کر کے انجام دیا جاتا ہے جس میں پر بیمہ کے عوض خطرات کو موزوں طور پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ خاص طور پر زندگی کا بیمہ کرنے والی کمپنیاں اپنے پر بیمہ کی نوعیت کی بنا پر سرمائے اور بازار زر کے وثیقہ جات کے بڑے ادارہ جاتی سرمایہ کاروں میں شمار ہوتی ہیں۔

پاکستان میں کارپوریٹ، گھریلو اور سرکاری شعبے کے اداروں میں بیمے کی طلب بڑھنے کی وجہ سے اس شعبے نے تقویمی سال 2001ء سے خاصی ترقی کی ہے۔ تاہم چونکہ دو تہائی آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے اور فی کس آمدنی کم ہے، اس لیے اس شعبے کو نمو پانے میں دشواریوں کا سامنا ہے اور ملک کے مالی

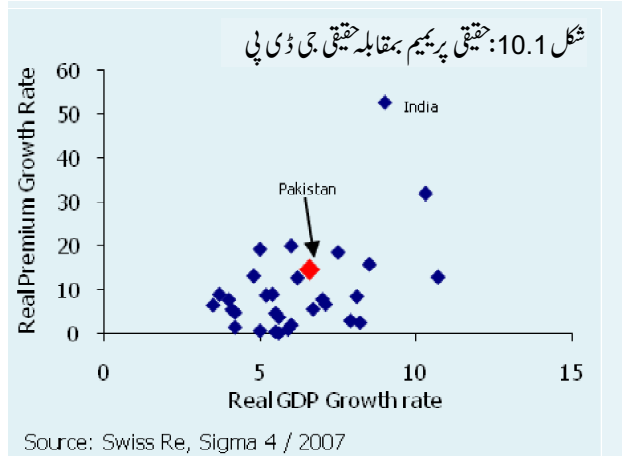
نظام میں اس کے اثاثوں کا حصہ 2006ء میں صرف 4.1 فیصد تھا۔ پاکستان میں بیمے کے شعبے کو دو ذیلی شعبوں میں بانٹا جاسکتا ہے: نان لائف انشورنس یا غیر حیاتی بیمہ اور لائف انشورنس یا حیاتی بیمہ۔ 53 کمپنیاں غیر حیاتی اور 5 حیاتی بیمے کی مصنوعات پیش کرتی ہیں۔ زندگی کا بیمہ کرنے والی کمپنیوں کی تعداد کم ہونے کے باوجود حیاتی بیمے کے شعبے کے اثاثے کل بیمہ جاتی اثاثوں کا 67 فیصد تھے۔<sup>1</sup> نویںہ کی کمپنی صرف ایک ہے جو غیر حیاتی بیمے کے کاروبار کا دوبارہ بیمہ کرتی ہے۔

| جدول 10.1: 2006ء میں پر بیمہ کی حقیقی شرح نمو |       |           |
|---|-------|-----------|
| فیصد  | حیاتی | غیر حیاتی |
| صنعتی ممالک                                   | 6.6   | 0.6       |
| اُبھرتی ہوئی منڈیاں                           | 21.1  | 10.8      |
| مصر   | 5.6   | -5.9      |
| انڈیا   | 60.1  | 17.1      |
| انڈونیشیا                                     | 10.5  | -11.1     |
| ملائیشیا                                      | 1.6   | -0.4      |
| پاکستان                                       | 29.3  | 13.8      |
| تھائی لینڈ                                    | 0.6   | 1.9       |
| کل (ساری دنیا)                                | 7.7   | 1.5       |

ماخذ: سویس آرای، سگما 4 2007ء

#### 10.1.1 بیمے کی عالمی صنعت کا جائزہ

2006ء میں عالمی طور پر بیمے کی صنعت میں پر بیمہ بڑھ گئے جبکہ اس سے پچھلے سال معتدل نمو ہوئی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ زندگی کے بیمے میں پر بیمہ کا حجم زیادہ رہا۔ جیسا کہ جدول 10.1 میں دکھایا گیا ہے، اُبھرتی ہوئی منڈیوں میں پاکستان کے شعبہ بیمہ میں پر بیمہ کی نمو منتخب ممالک میں دوسرے نمبر پر ہے۔ بھارت کی بیمہ صنعت کی اوسط سے زیادہ نمو بینکار انشورنس کے تقسیمی چینل کی وجہ سے ہے۔ مجموعی طور پر تقریباً ان تمام ملکوں میں اسٹاک مارکیٹوں کی تیزی نے یونٹ لنکڈ حیاتی بیمہ مصنوعات<sup>2</sup> کو تقویت دی۔ اس سے سال کے دوران زندگی کا بیمہ کرنے والی کمپنیوں کی نفع آدری بڑھ گئی۔ مزید یہ کہ متحرک عالمی کئی معاشی ماحول اور اس کے ساتھ معتدل گرانی اور کم شرح سود کی وجہ سے بھی دنیا بھر میں پر بیمہ کی مجموعی نمو میں اضافہ ہوا۔ بہر حال ترقی یافتہ ممالک کی نسبت اُبھرتی ہوئی منڈیوں میں بیمے کے شعبے میں زیادہ نمو ہوئی (دیکھئے باکس 10.1)۔



حقیقی پر بیمہ کی نمو کا حقیقی جی ڈی پی نمو سے موازنہ کیا جائے تو عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جی ڈی پی کی نمو میں اضافے سے پر بیمہ کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ شکل 10.1 سے اس صورتحال کی عکاسی ہوتی ہے۔ اُبھرتی ہوئی منڈیوں میں پر بیمہ کی نمو حقیقی جی ڈی پی کی نمو سے تجاوز کرتی پائی گئی ہے جبکہ ترقی یافتہ ملکوں میں پر بیمہ کے حجم کی نمو حقیقی معاشی نمو کی شرح سے پیچھے ہے۔

<sup>1</sup> 2006ء کے آخر میں۔

<sup>2</sup> یونٹ لنکڈ مصنوع یا پالیسی ایک حیاتی بیمہ پالیسی ہوتی ہے جس میں بیمہ کرانے والے کو زندگی کے بیمے کی کوریج فراہم کی جاتی ہے۔ بیمہ کرانے والا جو پر بیمہ ادا کرتا ہے وہ بیمہ کمپنی اسٹاک اور یا بانڈز میں لگاتی ہے۔ لہذا بیمہ کرانے والے کو ناصرف زندگی کے بیمے کی کوریج مل جاتی ہے بلکہ ادا کردہ پر بیمہ پر سرمایہ کاری کا منافع بھی حاصل ہوتا ہے۔ یونٹ لنکڈ مصنوعات کے بارے میں مزید تفصیلات باکس 10.3 میں دی گئی ہیں۔

بکس 10.1: بیسے کے شعبے میں ابھرتی ہوئی منڈیاں

2006ء کے اختتام پر ترقی یافتہ ملکوں کے بیسے کے شعبوں میں حیاتی پر بیمہ میں 6.6 فیصد کی مجموعی حقیقی نمو دیکھنے میں آئی اور غیر حیاتی پر بیمہ میں نمو 0.6 فیصد تھی۔ ”ابھرتی ہوئی منڈیوں“ میں حیاتی پر بیمہ میں 21.1 فیصد اور غیر حیاتی پر بیمہ میں 10.8 فیصد نمو رہی۔ اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ ترقی یافتہ دنیا میں بیمہ منڈیوں میں مزید وسعت کی گنجائش نہیں رہی جبکہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کی معیشتوں اور آبادیوں میں بہت زیادہ نمو دیکھنے میں آ رہی ہے۔

کسی معیشت کی مجموعی نمو کا اس کی صنعت کی نمو سے مثبت تعلق ہوتا ہے۔ فی کس جی ڈی پی اور بیمہ مارکیٹ کی ترقی کے مابین تعلق ”خط ایس“ (S-curve) سے معلوم ہوتا ہے۔

نمو کے ساتھ بیسے کی سرگرمیوں میں اضافے کی وجہ سے ترقی یافتہ دنیا کی توجہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کی طرف مبذول ہو گئی ہے۔ ان تیزی سے ترقی کرتے ہوئے خطوں میں کاروباری امکانات کی وجہ سے عالمی بیمہ اداروں کی ذیلی کمپنیاں ابھرتی ہوئی منڈیوں میں نمودار ہو رہی ہیں۔ 2003ء میں ہانگ کانگ اور ملائیشیا کے حیاتی بیسے کے شعبے میں غیر ملکی ملکیت بالترتیب 87 اور 81 فیصد تھی۔

ان ابھرتی ہوئی منڈیوں کو سرمائے کی اس آمد سے اس لیے بھی فائدہ پہنچ رہا ہے کہ غیر ملکی کمپنیاں اپنے ہمراہ کاروبار کرنے کے معیارات لے کر آتی ہیں جو بہترین بین الاقوامی طور طریقوں کے مطابق ہوتے ہیں جس سے مجموعی کارگزاری اور عالمی مارکیٹ سے ربط مضبوط بڑھتا ہے۔

غیر ملکی دلچسپی میں اس اضافے سے فائدہ اٹھانے کے لیے بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں میں قواعد و ضوابط بنانے والے ادارے ان پالیسیوں پر عمل رہے ہیں جن کا مقصد ملکی منڈیوں کو زیادہ کارگزار بنانے کے علاوہ کاروبار کی ایسی فضا پیدا کرنا ہے جس سے غیر ملکی سرمایہ کار راغب ہوں۔ اس سلسلے میں جو اقدامات کیے گئے ہیں ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: بیسے کی صنعت میں ریاست کی براہ راست شمولیت کو کم کرنے کے لیے کل وقتی بیمہ کمپنیوں کی بنکاری، غیر ملکی سرمایہ کاری پر پابندیاں ختم کرنا، بنگلہ دیش میں چھوٹے، نفع آوری کم کرنے والے ٹیرف کا خاتمہ اور سب سے بڑھ کر سالونہی کے سخت معیار پر اصرار۔

☆ ماخذ: Rudolf (2000), "The S-Curve Relation between per-capita income and Insurance", The Geneva Papers on Risk and Insurance, Issues and practice, Vol. 25, No. 3

پاکستان کے معاملے میں بھی یہ درست ہے جہاں مالی سال 2006ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 6.6 فیصد تھی جبکہ مجموعی پر بیمہ کی حقیقی نمو 22.6 فیصد تھی۔ تاہم 34 کھرب 2 ارب ڈالر کی بیسے کی عالمی صنعت میں پاکستان کا حصہ فقط 0.03 فیصد ہے جو خطے کے دوسرے ملکوں سے بہت کم ہے جیسے بھارت کا حصہ 0.73 فیصد اور چین کا 1.76 فیصد ہے۔ مزید یہ کہ پاکستان میں بیسے کی پہنچ 0.8 فیصد ہے اور دنیا میں اس کا درجہ 82 واں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کا بیسے کا شعبہ بہت چھوٹا ہے۔

### 10.1.2 پاکستان کے شعبہ بیمہ اور نو بیمہ کا عمومی جائزہ

پاکستان میں بیسے کو ایک فضول خرچ سمجھا جاتا ہے کیونکہ عام طور پر بیسے کی مصنوعات کے بارے میں آگاہی نہیں ہے۔ بیسے کے شعبے کی نمو میں مختلف رکاوٹوں کے باوجود 2006ء میں اس شعبے نے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ملک میں کئی معاشی صورتحال بہتر ہونے کا بیسے کے شعبے کی نمو پر اچھا اثر پڑا۔ 2006ء میں ملک میں کام کرنے والی بیمہ کمپنیوں کی تعداد 58 تھی جبکہ 2000ء میں یہ تعداد 63 اور 2003ء میں 54 تھی۔ 2000ء کے بعد بیمہ کمپنیوں کی تعداد میں کمی کی وجہ سے کئی کمزور فرموں کے کاروباری نقصانات اور انشورنس آرڈیننس 2000ء میں دی گئی کم سے کم ادا شدہ سرمائے کی شرائط تھیں۔ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے پہلے کم سے کم ادا شدہ سرمایہ 8 کروڑ روپے رکھا گیا تھا جبکہ حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے 15 کروڑ روپے تھا۔ اس رقم کو حال ہی میں بڑھا کر بالترتیب 30 کروڑ اور 50 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔<sup>3</sup> ادا شدہ سرمائے کی نئی حد 2010ء تک بتدریج مختلف مراحل میں نافذ کی جائے گی۔ ادا شدہ سرمائے کی حد میں اضافے کے بعد بیشتر کمپنیوں نے اپنا ادا شدہ سرمایہ خاصا بڑھا لیا ہے۔ جو فرمیں یہ شرط پوری نہیں کر سکتیں انہیں ای سی پی نے نیا بیمہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔<sup>4</sup> اس کی وجہ سے چھوٹی کمپنیوں پر دباؤ ہے کہ بند ہو جائیں یا کسی اور کمپنی میں ضم ہو جائیں جس سے شعبے میں بتدریج استحکام آ رہا ہے۔ ایس ای سی پی کی سخت شرائط سے اس شعبے کے سرمائے کی بنیاد مضبوط ہوئی ہے اور نئی اصلاحات اور قواعد و ضوابط کے لیے راہ ہموار ہوئی ہے۔

نو بیمہ کا شعبہ صرف ایک سرکاری کمپنی پاکستان ری انشورنس کارپوریشن لمیٹڈ (پی آر سی ایل) پر مشتمل ہے۔ نو بیمہ کے شعبے کے لیے 2006ء اہم سال تھا کیونکہ یہ تمام غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی پی آر سی ایل کے ساتھ لازمی براہ راست الحاق کی شرط کے خاتمے کے بعد پہلا سال تھا۔<sup>5</sup>

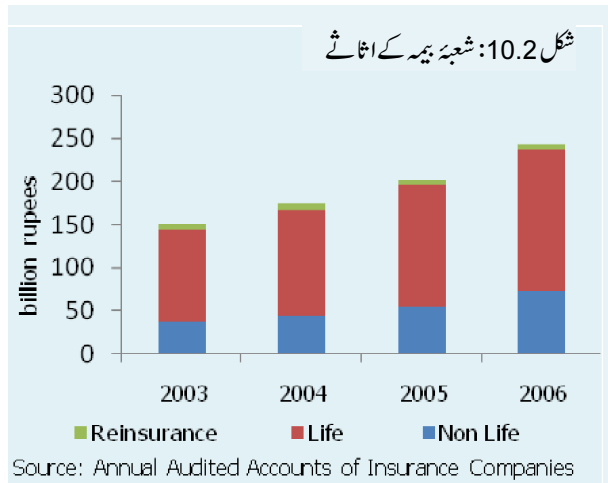
<sup>3</sup> ماخذ: ایس ای سی پی سرکلر 5/2000۔

<sup>4</sup> 2006ء میں ایس ای سی پی نے چھ کمپنیوں کو نئے بیسے کرنے سے روک دیا کیونکہ وہ کم سے کم ادا شدہ سرمائے کی شرط پوری نہیں کر سکتی تھیں۔

<sup>5</sup> نو بیمہ کے شعبے پر تفصیلی بحث سیشن 10.4 میں کی گئی ہے۔

| جدول 10.2: بیمہ اور نو بیمہ صنعت کے اثاثوں کا ڈھانچہ |        |        |        |        |        |                                |
|--|--------|--------|--------|--------|--------|--------------------------------|
| 2006ء  | 2005ء  | 2004ء  | 2003ء  | 2002ء  | 2001ء  | حصہ فیصد میں، رقم ارب روپے میں |
|  |        |        |        |        |        | حیاتی بیمہ کا حصہ              |
| 63.14  | 67.39  | 69.43  | 70.59  | 73.56  | 73.74  | سرکاری شعبہ                    |
| 3.39   | 3.19   | 2.70   | 2.50   | 1.55   | 1.24   | ملکی نجی شعبہ                  |
| 2.36   | 2.06   | 1.66   | 1.36   | 1.03   | 0.93   | بیرون ملکی نجی شعبہ            |
|  |        |        |        |        |        | غیر حیاتی بیمہ کا حصہ          |
| 9.68   | 7.49   | 6.86   | 6.53   | 5.69   | 5.81   | سرکاری شعبہ                    |
| 20.59  | 19.00  | 18.52  | 17.77  | 16.97  | 17.21  | ملکی نجی شعبہ                  |
| 0.84   | 0.87   | 0.82   | 1.25   | 1.19   | 1.08   | غیر ملکی نجی شعبہ              |
| 100  | 100    | 100    | 100    | 100    | 100    | کل بیمہ کا حصہ                 |
| 238.94   | 196.01 | 167.92 | 145.08 | 125.58 | 110.12 | کل بیمہ حیاتی اثاثے (ارب روپے) |
|  |        |        |        |        |        | نو بیمہ میں حصہ                |
| 100  | 100    | 100    | 100    | 100    | 100    | سرکاری شعبہ                    |
| 6.46   | 5.63   | 6.61   | 6.23   | 4.19   | 3.33   | کل نو بیمہ اثاثے               |
|  |        |        |        |        |        | بیمہ اور نو بیمہ               |
| 245.40   | 201.64 | 174.53 | 151.31 | 129.77 | 113.45 | کل اثاثے (ارب روپے)            |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے آڈٹ شدہ حسابات اور اسٹیٹ بینک کے سرکلر



2006ء میں مجموعی بیمہ صنعت کے کل اثاثے 21.9 فیصد بڑھ گئے (دیکھئے شکل 10.2)۔ اس اضافے سے اس صنعت کی مجموعی ہیئت ترکیبی میں ساختی تبدیلیاں آئیں۔ سب سے نمایاں تبدیلی مجموعی اثاثہ جات میں غیر حیاتی شعبے کے حصے میں اضافہ ہے جو اس سال 31.1 فیصد تھا جبکہ 2005ء میں 27.7 فیصد رہا تھا<sup>6</sup> (دیکھئے جدول 10.2)۔ مزید برآں غیر ملکی غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کا حصہ جو 2005ء میں 0.87 فیصد تھا 2006ء میں کم ہو کر 0.84 فیصد رہ گیا۔ بہر حال حیاتی بیمے میں ان کے حصے میں اضافہ ہوا اور وہ 2.06 فیصد سے بڑھ کر 2.36 فیصد تک پہنچ گیا۔ غیر حیاتی شعبے میں اس مضبوط نمو کا بڑا سبب بینکوں کی قرض گاری کی وجہ سے صارفین کی طلب میں اضافہ ہے۔

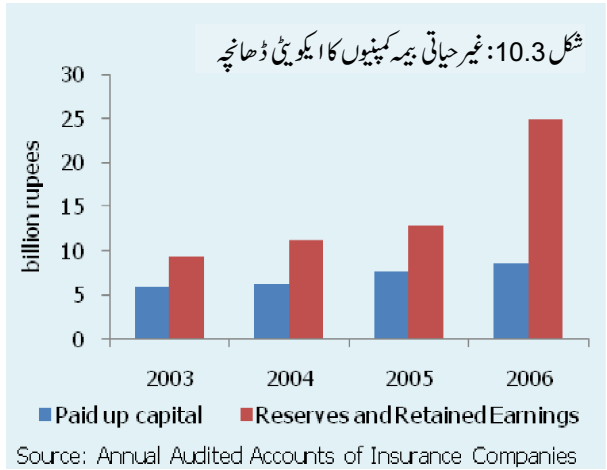
اس کے علاوہ پریمیم میں اضافے کی وجہ سے بھی اس صنعت کی مالی صحت بہتر ہوئی۔ بہر حال دعووں میں زیادہ نمود دیکھنے میں آئی۔ نو بیمہ سمیت پوری صنعت کا دعووں کا تناسب 2005ء میں 51.9 فیصد سے بڑھ کر 2006ء میں 53.4 فیصد ہو گیا۔ دعووں کے بلند تناسب سے بیمہ کمپنیوں کی نفع آوری کم ہو جاتی ہے لیکن دوسری طرف مارکیٹ میں اس کی اہمیت بھی ہے اور اس سے بیمے کے کاروبار میں اضافہ ہوتا ہے۔

## 10.2 شعبہ غیر حیاتی بیمہ کی کارکردگی کا عمومی جائزہ

### 10.2.1 غیر حیاتی کمپنیوں کی ایکویٹی کا ڈھانچہ

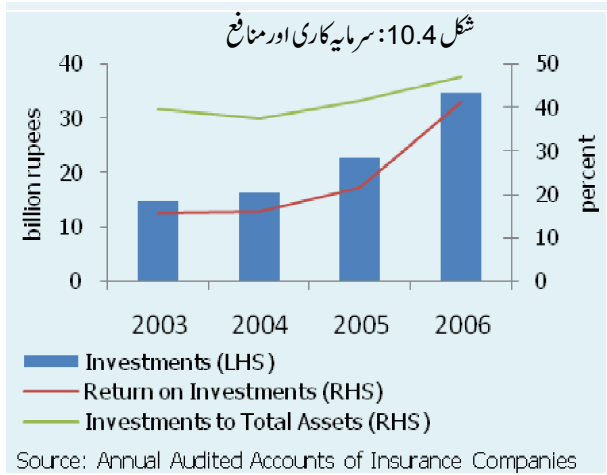
انسورنس آرڈیننس 2000ء کے ذریعے کم سے کم ادا شدہ سرمائے کی شرط لاگو ہونے کے بعد غیر حیاتی کمپنیوں نے اپنے سرمائے کی بنیاد میں خاصا اضافہ

<sup>6</sup> حیاتی اور غیر حیاتی زمروں میں سرکاری شعبے، نجی ملکی شعبے اور نجی غیر ملکی شعبے کے حصوں کا مجموعہ بیمے کے اثاثہ جات میں اس خاص شعبے کے حصے میں اضافہ کرتا ہے۔



کر لیا ہے۔ نجی کمپنیوں کا اوسط ادا شدہ سرمایہ 2003ء میں 9 کروڑ 80 لاکھ روپے تھا جبکہ 16 کمپنیوں کے سرمائے کی بنیاد 8 کروڑ روپے کی سطح سے کم تھی۔ 2005ء میں سرمائے کی بنیاد بڑھ کر 15 کروڑ 80 لاکھ روپے اور پھر 2006ء میں 19 کروڑ 40 لاکھ روپے ہو گئی۔ اس کے علاوہ ذخائر اور جمع شدہ آمدنی کے حجم میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا جیسا کہ شکل 10.3 سے ظاہر ہے۔

ذخائر کی مالیت زیادہ ہونا کسی کمپنی کی گرفت اور اس کی بڑے دھچکے سنبھلنے کی استعداد کی علامت ہے۔ پی آئی سی ایل سے لازمی الحاق کے خاتمے اور ایس ای سی پی کی صرف اول کی بین الاقوامی نو بیمہ کاروں سے نو بیمہ حاصل کرنے کی شرط سے اس شعبے کی نو بیمہ کی لاگت بڑھ سکتی ہے۔ عام طور پر بیمہ کمپنیاں اپنی نو بیمہ کی لاگت کم کرنے کے لیے اپنے ذخائر میں اضافہ کرتی ہیں اور اپنے زیادہ تر خطرات کاروبار میں رکھتی ہیں۔



### 10.2.2 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری

بیمے کے کاروبار کی پائیداری کا کمپنی کی جانب سے کی جانے والی سرمایہ کاری سے گہرا تعلق ہے۔ جس فرم کی سرمایہ کاری زیادہ ہوگی وہ متوقع طور پر زیادہ سرمایہ کاری آمدنی حاصل کرے گی جو دعویوں کی تکمیل اور دیگر اخراجات پورے کرنے میں استعمال ہوتی ہے۔ 2003-06ء کے عرصے میں غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری میں 135 فیصد نمو ہو چکی ہے۔ تقویمی سال 2005ء میں سرمایہ کاریاں کل اثاثوں کا 41 فیصد تھیں جو 2006ء میں بڑھ کر 46 فیصد ہو گئیں۔ مزید یہ کہ سرمایہ کاریوں پر منافع بھی 2006ء میں 41 فیصد ہو گیا جبکہ 2005ء میں 21 فیصد تھا جیسا کہ شکل 10.4 میں دکھایا گیا ہے۔ سرمایہ کاری آمدنی میں یہ بڑا اضافہ پیشتر اسٹاک مارکیٹ کی سرمایہ کاریوں کی وجہ سے ہوا۔ 2006ء میں فہرستی حصوں میں غیر حیاتی کمپنیوں کی کل سرمایہ کاریوں کا حصہ 22 فیصد ہے۔

اگرچہ سرمایہ کاری اور نجی غیر حیاتی کمپنیوں کی مارکیٹ مختلف ہے یعنی سرمایہ کاری کمپنی (این آئی سی ایل) صرف وفاقی اور صوبائی اثاثہ جات کا بیمہ کرتی ہے اور حکومت کے علاوہ کسی اور خطرے کا بیمہ نہیں کرتی۔ تاہم اگر مجموعی پرییم اور اثاثوں میں حصہ دیکھا جائے تو جدول 10.3 سے این آئی سی ایل کے مقابلے میں نجی شعبے کے اداروں میں واضح نمونہ نظر آتی ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ حالیہ برسوں میں نجی شعبے نے بہت ترقی کی ہے اور سرمایہ کاری کمپنی این آئی سی ایل کی نسبت آدھی انشورنس اور ای ایف یو جزل انشورنس جیسی نجی کمپنیوں کے اثاثہ جات اور مجموعی پرییم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ جدول 10.3 سے ایک اور رجحان بھی ظاہر ہوتا ہے یعنی اثاثہ جات اور خالص پرییم کا بڑی کمپنیوں میں ارتکاز۔ یہ ارتکاز کم ہو رہا ہے مگر سست رفتاری سے۔ مجموعی پرییم کے لحاظ سے تقویمی سال 2005ء میں تین کمپنیوں کا حصہ 71 فیصد تھا جس میں 2006ء میں کمی ہوئی اور وہ 62 فیصد ہو گیا۔

### 10.2.3 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے پرییم اور دعویے

بیمے کے پرییم کو کسی بیمہ کمپنی کی کارکردگی کا ایک اہم پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر خالص پرییم، کمپنی کی جانب سے پورے کیے گئے دعویوں اور انتظامی اخراجات کے مجموعے سے زیادہ ہیں تو کہا جاتا ہے کہ کمپنی ذمہ نویسی یا آپریٹنگ منافع کما رہی ہے۔ ملک میں غیر حیاتی بیمہ عام طور پر گاڑیوں، آگ، بحری سفر، صحت، ٹریٹی<sup>7</sup> اور متفرق بیمے کے روایتی شعبوں تک محدود ہے (دیکھئے شکل 10.5)۔ بہر حال بڑی غیر حیاتی کمپنیاں نئے شعبوں کی طرف توجہ دے رہی ہیں جیسے

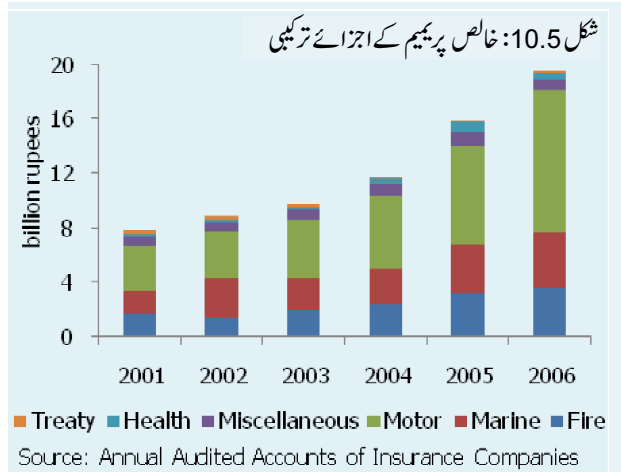
<sup>7</sup> پی آئی سی ایل کے ساتھ نو بیمہ کے معاہدے دو قسم کے ہیں، براہ راست لازمی الحاق اور ریٹروسیشن۔ براہ راست لازمی الحاق کے خاتمے کے بعد ٹریٹی کے پرییم ریٹروسیشن کے پرییم کو ظاہر کرتے ہیں۔

جدول 10.3: غیر حیاتی بیمہ شعبے میں حصہ (فیصد)

| سرکاری | نجی  | غیر ملکی | پہلے پانچ | پہلے دس | مجموعی |              |
|--------|------|----------|-----------|---------|--------|--------------|
|        |      |          |           |         |        | خالص پر بیمہ |
| 2002   | 23.3 | 72.3     | 4.4       | 79.4    | 88.6   | 100.0        |
| 2003   | 16.6 | 77.7     | 5.7       | 75.9    | 87.1   | 100.0        |
| 2004   | 13.5 | 86.5     | 3.3       | 75.1    | 86.4   | 100.0        |
| 2005   | 14.1 | 81.5     | 4.4       | 73.2    | 85.3   | 100.0        |
| 2006   | 10.5 | 85.1     | 4.3       | 73.4    | 82.6   | 100.0        |
|        |      |          |           |         |        | اعاٹے        |
| 2002   | 40.7 | 55.2     | 4.1       | 76.0    | 85.8   | 100.0        |
| 2003   | 37.8 | 58.0     | 4.2       | 73.9    | 84.6   | 100.0        |
| 2004   | 34.3 | 65.7     | 2.6       | 72.5    | 83.4   | 100.0        |
| 2005   | 31.6 | 65.5     | 2.9       | 71.1    | 82.8   | 100.0        |
| 2006   | 24.6 | 72.8     | 2.6       | 74.0    | 85.4   | 100.0        |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے آڈٹ شدہ حسابات اور اسٹیٹ بینک کے سرکلر

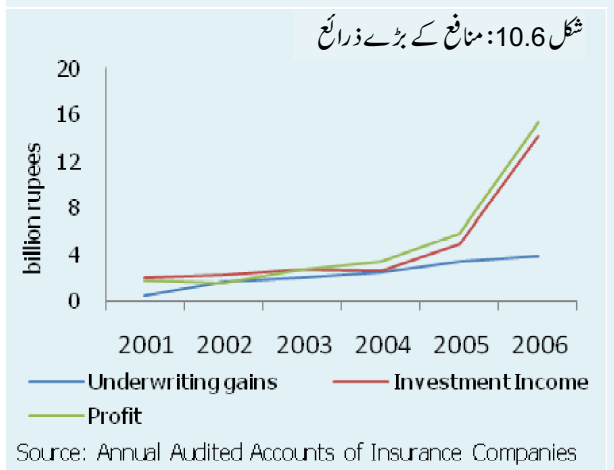
زراعت اور گلہ بانی۔



غیر حیاتی صنعت کے خالص پر بیمہ 2001-06ء کے دوران 20.2 فیصد بڑھ گئے۔ موٹر انشورنس کے پر بیمہ میں اسی عرصے میں 26.1 فیصد نمو ہوئی۔ موٹر انشورنس 2005ء کے اختتام پر خالص پر بیمہ کا 45.8 فیصد تھی اور 2006ء کے خاتمے پر بڑھ کر 53.2 فیصد ہو گئی۔ اس رجحان کی اصل وجہ بینکوں سے گاڑیوں کے لیے قرضے حاصل کرنے کے لیے انشورنس کو کرا لازمی ہونا ہے۔ سخت زری حالات کے زمانے میں موٹر انشورنس پر اس درجہ انحصار کرنا غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے مسئلہ بن سکتا ہے کیونکہ کچھ عرصہ قبل تک گاڑیوں کے لیے قرض حاصل کرنے میں کشش کا سبب یہ تھا کہ اس پر شرح سود کسی حد تک کم تھی۔

پر بیمہ میں بحری سفر اور آگ کے بیمہ کا بھی بڑا حصہ ہے۔ بحری بیمہ کے پر بیمہ کا تجارت کے حجم سے گہرا تعلق ہے۔ آگ کے بیمہ کی طلب بھی ملک میں صنعتی سرگرمیوں میں اضافے اور تعمیرات میں آنے والی تیزی کی وجہ سے بڑھ گئی ہے۔

حالیہ برسوں میں صحت کے بیمہ میں بھی خاصی نمو ہوئی ہے۔ بہر حال خالص پر بیمہ میں اس کا حصہ تقویمی سال 2005ء میں 4.5 فیصد سے کم ہو کر 2006ء میں 4.2 فیصد رہ گیا ہے۔ دیگر غیر حیاتی مصنوعات کے برخلاف جن کو بینکاری مالکاری کے حصول کے لیے لازمی بیمہ کی بنا پر بہت توجہ ملی، صحت کے بیمہ کو زیادہ تر نظر انداز کیا گیا کیونکہ بینک عموماً اس نوعیت کی مالکاری فراہم نہیں کرتے جن میں صحت کے بیمہ کی شرط ہو۔ اس لیے دیگر غیر حیاتی مصنوعات کے مقابلے میں صحت کے بیمہ کی نمو کم ہو گئی ہے۔ صحت کے بیمہ کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے بیمہ صحت کی پالیسی کے اجراء کو ایکسٹرنلنگس سے 5 فیصد تک مستثنیٰ کر دیا ہے تاکہ صحت کے بیمہ کی اسکیموں کو فروغ حاصل ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حیاتی بیمہ کی کمپنیاں 2004ء میں ایکسٹرنلنگس سے پہلے ہی مستثنیٰ ہو گئی تھیں۔



## 10.2.4 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی نفع آوری

2006ء میں غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی نفع آوری میں 162 فیصد کی حیرت انگیز نمو پائی گئی۔ شماریات کے تفصیلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ذمہ نویسی فوائد میں 2005ء کی نسبت محض 13.4 فیصد کا اضافہ ہوا، اصل اضافہ سرمایہ کاریوں کی وجہ سے ہوا۔ خالص سرمایہ کاری کی آمدنی میں 192 فیصد نمو ہوئی (دیکھئے شکل 10.6)۔ سرمایہ کاری میں یہ اضافہ پورے شعبے میں مساوی نہیں تھا۔ 97 فیصد آمدنی صف اول کی دس کمپنیوں کی تھی۔ یہ تقسیم اس وجہ سے اور بھی غیر متوازن ہو جاتی ہے کہ ایک کمپنی کی خالص آمدنی 7.3 ارب روپے ہوئی جو غیر حیاتی شعبے کی خالص آمدنی کا 48.3 فیصد ہے۔

اس اضافے میں ایک اور خاص پہلو یہ ہے کہ مجموعی آمدنی کا 79.9 فیصد غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی اسٹاک مارکیٹ حصص کے سرمائے پر پیشی سے آیا۔ اسٹاک مارکیٹوں کی تغیر پذیر نوعیت کی وجہ سے اتنی نفع آوری برقرار نہیں رکھی جاسکتی۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کو آمدنی کے مزید مستقل ذرائع تلاش کرنے ہوں گے جیسے منافع کی ذمہ نویسی جس میں 2005ء میں 41.5 فیصد نمو ہوئی لیکن 2006ء میں صرف 13 فیصد نمو دیکھی گئی۔

## 10.2.5 غیر حیاتی بیمے کے مالی صحت کے اظہاریے

جدول 10.4 میں شعبہ غیر حیاتی بیمہ کے مالی صحت کے اظہاریے دکھائے گئے ہیں۔ سرمائے کی کفایت سرمایہ کا تناسب بیمے کے کاروبار کے قواعدی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ غیر حیاتی بیمے میں سرمائے اور اثاثہ جات کے تناسب میں زوال کا رجحان نظر آتا ہے کیونکہ اثاثوں کی نمو سرمائے کی بنیاد کی نمو سے کہیں زیادہ ہے۔ ایس ای سی پی کے زیر غور جو قواعد و ضوابط ہیں (دیکھئے باکس 10.2) ان کا تعلق بیمے کے شعبوں سرمائے کی بنیاد کو مضبوط بنانے اور نئی مصنوعات کے فروغ سے ہے۔

2006ء میں ایکویٹی کی بنیاد 59.3 فیصد بڑھ گئی کیونکہ کمپنیوں کے ذخائر اور جمع شدہ آمدنی میں اضافہ ہوا ہے، جیسا کہ سیکشن 10.2.1 میں تذکرہ ہوا۔ 2006ء میں نقصان کا تناسب یا خالص دعووں کا تناسب بڑھا اور ان دونوں کے مجموعی تناسب میں بھی اسی طرح کا رجحان دکھائی دیتا ہے۔ مزید برآں آمدنی اور نفع آوری

جدول 10.4: غیر حیاتی بیمہ شعبہ کی مالی صحت کے اظہاریے

| 2006ء | 2005ء | 2004ء | 2003ء | 2002ء | اظہاریے                       | زمرہ                     |
|-------|-------|-------|-------|-------|-------------------------------|--------------------------|
| 0.11  | 0.12  | 0.15  | 0.15  | 0.17  | سرمایہ/کل اثاثے               | کفایت سرمایہ             |
| 32.0  | 32.5  | 36.1  | 37.6  | 40.6  | اداشدہ سرمایہ/کل ایکویٹی      |                          |
| 59.3  | 27.4  | 19.1  | 15.3  | 18.1  | ایکویٹی میں شرح نمو           |                          |
| 34.8  | 22.1  | 45.8  | 13.8  | 18.7  | اثاثوں میں شرح نمو            |                          |
| 17.8  | 20.1  | 19.4  | 17.1  | 24.1  | سیال اثاثے پر کل اثاثے        | سیالیت                   |
| 15.6  | 11.3  | 11.7  | 13.3  | 14.2  | ذمہ نویسی اخراجات/خام پریمیوم |                          |
| 57.1  | 56.6  | 55.9  | 52.6  | 55.7  | دعووں کی شرح                  | شرح عاملیت               |
| 0.08  | 0.24  | 0.11  | 0.09  | 0.08  | اخراجات کی شرح                |                          |
| 0.65  | 0.75  | 0.87  | 0.62  | 0.64  | مجموعی شرح                    |                          |
| 71.1  | 31.3  | 30.6  | 28.5  | 26.2  | سرمایہ کاری آمدنی/خام پریمیوم | آمدنی اور منافع          |
| 154.8 | 74.6  | 23.0  | 80.4  | -12.3 | منافع میں شرح نمو             |                          |
| 20.6  | 10.9  | 7.6   | 9.3   | 5.7   | اثاثوں پر منافع               |                          |
| 0.68  | 0.64  | 0.54  | 0.52  | 0.51  | غیر اداشدہ پریمیوم            | نو بیمہ اور اس کے حسابات |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے آڈٹ شدہ حسابات اور اسٹیٹ بینک کے سرکلر

### باکس 10.2: قواعدی تبدیلیاں

بینکاری کے شعبے میں کامیاب قواعدی تبدیلیوں اور مجموعی نمو پر ان کے اثر سے ممالک کے دوسرے شعبوں میں اسی نوعیت کی تبدیلیوں کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔ بیمے کا شعبہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں اور ضوابط کاروبار کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انشورنس آرڈیننس 2000ء پاکستان میں بیمے کے کاروبار کے ارتقا میں تاریخ ساز حیثیت رکھتا ہے۔

اب سات سال بعد شعبے کی مجموعی نمو پر ان تبدیلیوں کا اثر بالکل واضح ہے۔ ایس ای سی پی قواعدی فریم ورک کو مزید بہتر بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ 2006ء کے دوران ہونے والی اہم تبدیلیوں کا مختصر جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

- انشورنس آرڈیننس 2000ء کے مطابق 2006ء میں ایک ”وفاقی محتسب بیمہ“ کا عہدہ تخلیق کیا گیا۔ یہ اقدام بیکس اور بینکاری کے محتسب کی کامیابی کو سانسے رکھتے ہوئے کیا گیا۔ اس کا بنیادی مقصد عوام کو بیمہ کمپنیوں کے خلاف اپنی شکایات پہنچانے اور ان کا تصفیہ کرانے کا انتظام مہیا کرنا تھا۔ اس کے علاوہ چاروں صوبوں میں انشورنس ٹریبونل بنائے گئے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے قانونی سرخ فیتے سے، جو پاکستان کی عدلیہ پر بدناما داغ ہے، بچاؤ کا ایک بروقت اور ارزاں متبادل مل جائے گا۔ اس سے بیمے پر عوام کا اعتماد بڑھے گا۔

- ایس ای سی پی نے حیاتی بیمے کے کنٹریکٹس کے لیے زیادہ سے زیادہ انتظامی اخراجات کی حد مقرر کی ہے۔ اس اقدام کا مقصد انشورنس آرڈیننس 2000ء کی سق (29) S.2 اور (9) S.23 میں مقرر کردہ حدود کے مطابق بیمہ کنندہ کے اخراجات کی مالیت کو محدود کرنا ہے۔ یہ حدود حیاتی بیمے کی مختلف اقسام کے اعتبار سے طے کی گئی ہیں اور 2007ء سے مرحلہ وار نافذ ہوں گی اور پھر 2012ء اور اس کے بعد حد بتدریج کم جائے گی۔ اس تمام کارروائی کا اصل مقصد کنٹریکٹس پر حامل پالیسی کی فاضل رقم کو تحفظ دینا ہے۔

- خطرات کی مناظمت کے معاملے میں فرموں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ بیمے کی مصنوعات میں اخراجات کی بنا پر یہ اندیشہ بہت حقیقی ہے کہ بیمے کے شعبے کے اندر یہ کیفیت ویا کی طرح پھیل جائے اور دیوالیہ پن کا سلسلہ شعبے کی دوسری فرموں اور ممالک کے دیگر حصوں میں بھی شروع ہو جائے۔ بیمے کی صنعت میں کام کرنے والی فرموں کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے کم سے کم لازمی ادا شدہ سرمائے میں اضافے پر غور کیا جا رہا ہے۔ جدول 10.5 میں مجوزہ اضافے کے تفصیل دی گئی ہے۔

### جدول 10.5: کم از کم ادا شدہ سرمائے کی شرط (مالیت بلین روپے میں)

| کم سے کم ادا شدہ سرمائے کی شرط |       |       |       |       | تکافل کمپنیاں                           |
|--------------------------------|-------|-------|-------|-------|---|
| 2011ء                          | 2010ء | 2009ء | 2008ء | 2007ء |   |
| 500                            | 500   | 450   | 400   | 350   | حیاتی بیمہ کار/خاندانی تکافل بیمہ کار   |
| 300                            | 250   | 200   | 160   | 120   | غیر حیاتی بیمہ کار/عمومی تکافل بیمہ کار |

- غیر ملکی سرمایہ کاری پوری ترقی پذیر دنیا میں بیمے کے شعبے کی ترقی اور اس میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں لانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے (باکس 10.1)۔ غیر ملکی سرمایہ زیادہ مقدار میں لانے کے علاوہ دیگر خدمات کے شعبوں کی طرح اس شعبے کو چلانے والے قواعد و ضوابط متعارف کرانے کے لیے بیمے کے شعبے میں 100 فیصد غیر ملکی ایکویٹی کی سرمایہ کاری کی اجازت دی گئی ہے۔ اس ملکیت کے لیے شرط ہے کہ کم از کم 40 لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری کی جائے جس میں کم سے کم 20 لاکھ بیرون ملک سے آئے گا۔ خطے کے دوسرے ملکوں کے مقابلے میں بیمے کی صنعت میں غیر ملکی ملکیت کے ان قواعد میں پلک ہے۔

ماخذ: ایس ای سی پی

تناسبات میں ”سرمایہ کاری آمدنی خالص پر بیمہ“ کی شکل میں نمایاں اضافہ نظر آتا ہے، جو بنیادی طور پر اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاریوں سے ہونے والی سرمایہ کاری آمدنی میں خاطر خواہ اضافے کی وجہ سے ہے۔ اس سبب سے غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی نفع آوری میں 154.8 فیصد کا مجموعی اضافہ ہوا۔

### 10.3 حیاتی بیمے کا شعبہ

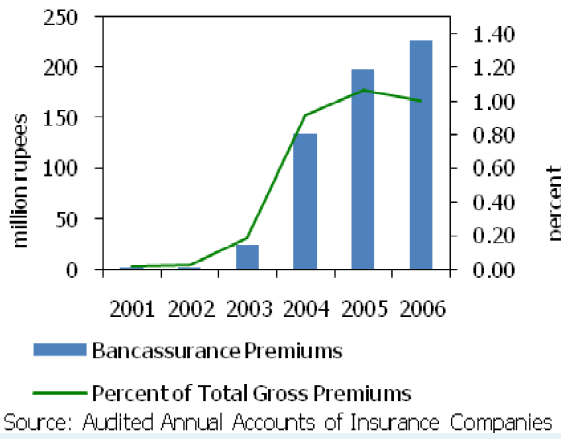
غیر حیاتی بیمے کے برخلاف جو 53 فرموں پر مشتمل ہے، حیاتی بیمے کے شعبے میں صرف 5 روایتی کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ سب سے بڑی کمپنی حکومت کی ملکیت ہے یعنی اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی۔ دو غیر ملکی اور دو نجی ملکی کمپنیاں ہیں۔ اس کے علاوہ پاک قطر فیملی تکافل نے بھی اگست 2007ء میں زندگی اور صحت کا بیمہ کرنے کا لائسنس حاصل کیا ہے اور یہ شریعت سے مطابقت رکھنے والی واحد کمپنی ہے۔ اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی اتنی بڑی ہے کہ پورے شعبے پر چھائی ہوئی ہے۔ 2002ء کے آخر میں مجموعی پریمیم میں اس کا حصہ 81.3 فیصد تھا۔ تاہم نجی شعبے کا مارکیٹ میں حصہ بڑھ رہا ہے اور 2006ء تک اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کا حصہ کم ہو کر 71 فیصد رہ گیا۔ اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کو اس بنا پر بھی برتری حاصل ہے کہ اس کے عملے کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

بکس 10.3: پاکستان میں بینکاشورنس

بینکاشورنس بینکوں کی رسائی کو استعمال کرتے ہوئے بیمے کی مصنوعات فروخت کرنے کا ایک اختراعی طریقہ ہے۔ اس طریقے میں ایک بینک اور ایک بیمہ کمپنی آپس میں معاہدہ کرتے ہیں جس کے تحت بینک بیمہ کمپنی سے مل کر بیمے کی مصنوعات فروخت کرتا ہے۔ یہ معاہدہ دونوں کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ بینک کو یہ منافع کمائے گا ایک اور ذریعہ ہوتا ہے اور بیمہ کمپنی کو بینک کے مستحکم روابط سے فائدہ پہنچتا ہے۔

شکل 1 میں پاکستان میں بینکاشورنس کی نمو دکھائی گئی ہے۔ بینکاشورنس کے ذریعے حیاتی بیمے کی مصنوعات حیاتی بیمہ کمپنیوں کے ذریعے پیش کی جاتی ہیں اور اس پر کلیتاً نجی شعبہ کا غلبہ ہے۔ تقویمی سال 2001ء سے بیمے کے کاروبار کے اس حصے میں بے پناہ نمو دیکھنے میں آئی ہے تاہم یہ اب بھی حیاتی بیمے کے شعبے کے کماٹے ہوئے کل پر بیمہ کے ایک فیصد سے بھی کم ہے۔

شکل 1: پاکستان میں بینکاشورنس کا کاروبار

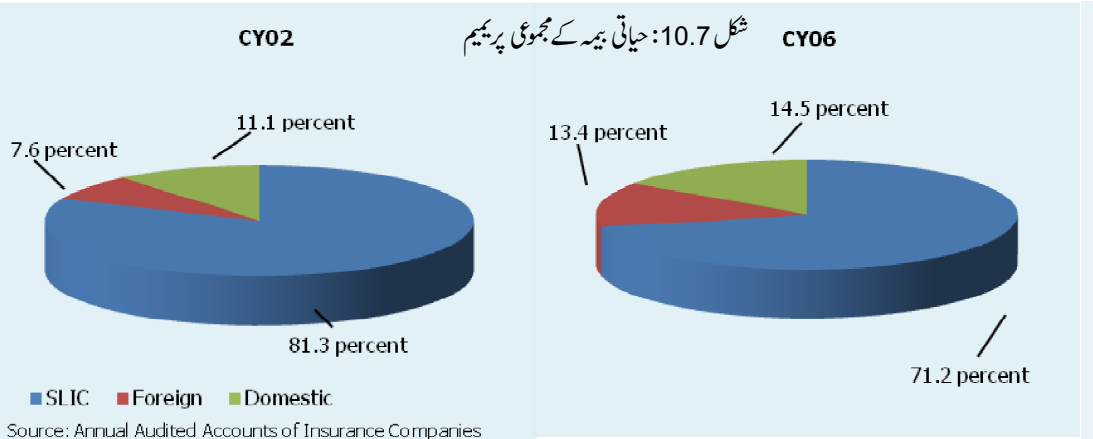


روایتی طریقوں سے یعنی بالمشافہ ملاقات کر کے اور لوگوں کو قائل کر کے پالیسیاں فروخت کرنے کے لیے اس کے پاس 50,000 سے زائد افراد ہیں۔ اس معاملے میں نجی شعبہ بہت پیچھے ہے اور بقیہ چاروں کمپنیوں کے پاس 6 سے 7 ہزار افراد ہیں۔

اس کمزوری کی وجہ سے نجی شعبے نے پر بیمہ لانے کے دیگر ذرائع تلاش کرینے شروع کر دیے ہیں۔ ان میں سے ایک بینکاشورنس ہے۔ اس تقسیمی طریقے کی کامیابی ناصر فیض کے نفوذ کو بڑھائے گی بلکہ اس سے بینکوں کو اپنی نفع آوری میں اضافہ کرنے کا ایک راستہ بھی مل گیا ہے، جیسا کہ بھارتی بیمے کی صنعت میں ہوا ہے (بکس 10.3)۔

10.3.1 حیاتی بیمے کے کاروبار کی ساخت

جیسا کہ شکل 10.7 سے ظاہر ہے، اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کا حصہ 2002ء میں 81.3 فیصد تھا جو نجی بیمہ کمپنیوں کی نمو کی وجہ سے 2006ء میں کم ہو کر 71.2 فیصد رہ گیا۔ اس صنعت کے مجموعی پر بیمہ میں سالانہ اضافہ 21.7 فیصد کی شرح سے ہوا جس میں غیر ملکی کمپنیوں کی نمو 46.7 فیصد تھی جبکہ نجی ملکی کمپنیوں اور اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کی نمو بالترتیب 34 اور 16 فیصد رہی۔ نجی اور غیر ملکی کمپنیوں کے بڑھتے ہوئے حصے کی ایک وجہ نئی مصنوعات کا کامیاب استعمال ہے۔ لازمی ادا شدہ سرمائے میں اضافے اور اسٹیٹ لائف کی سیلف فورس کی بہت بڑی افرادی قوت کی وجہ سے نجی شعبے کو پر بیمہ لانے کے روایتی طریقوں سے سے ہٹ کر جائزہ لینا پڑا ہے۔



اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مجموعی پر بیمہ کی ہیئت ترکیبی میں ایک دلچسپ رجحان سامنے آرہا ہے۔ جہاں تک حصوں کا تعلق ہے، روایتی بیمہ منصوبوں کا ابھی تک مجموعی پر بیمہ پر غلبہ ہے۔ 2006ء کے لیے یہ منصوبے مجموعی بنیاد کے 80.7 فیصد پر مشتمل ہیں تاہم ایک مقبول متبادل پونٹ لکنڈ انشورنس پلان ہے جس کا حصہ 2005ء میں 14.4 فیصد سے بڑھ کر 2006ء میں 17.6 فیصد ہو گیا (بکس 10.4)۔ شکل 10.8 میں حیاتی بیمہ کمپنیوں کے اثاثہ جات کی



### باکس 10.4: یونٹ لنکڈ بیمہ مصنوعات

یونٹ لنکڈ بیمہ مصنوعات کی وجہ سے بیمہ کمپنیوں کی حیثیت اثاثوں کی مناسبت کے کاروبار کے میوچل فنڈ جیسی ہو گئی ہے۔ ایک عام ”منافع والے“ پلان میں حاملین پالیسی کو سالانہ بنیاد پر منافع تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ منافع تمام اخراجات نکلنے اور رسک پریمیم کے لیے رقم مختص کرنے کے بعد دیا جاتا ہے۔ یونٹ لنکڈ پلان میں بھی منافع اسی طرح معلوم کیا جاتا ہے لیکن تقسیم کرنے کی بجائے اس منافع کو ایک فنڈ میں جمع کر دیا جاتا ہے اور پھر اسٹاک یا بانڈ میں لگایا جاتا ہے۔

فنڈ کی کل مالیت ایک جیسے ساز کے یونٹوں میں تقسیم کی جاتی ہے اور کوئی حامل پالیسی جتنے یونٹ رکھتا ہے اس کا حصہ اسی اعتبار سے بنتا ہے۔ اسی وجہ سے اس مخصوص پلان کو یونٹ لنکڈ پلان کہا جاتا ہے۔ سرمایہ کاری سے منسلک پالیسیاں عام طور پر متعدد قسم کی مصنوعات کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں جو خطرے کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ ان میں تمام ایکویٹی، تمام بانڈ یا ایکویٹی اور بانڈ کے درمیان فرق شامل ہیں۔

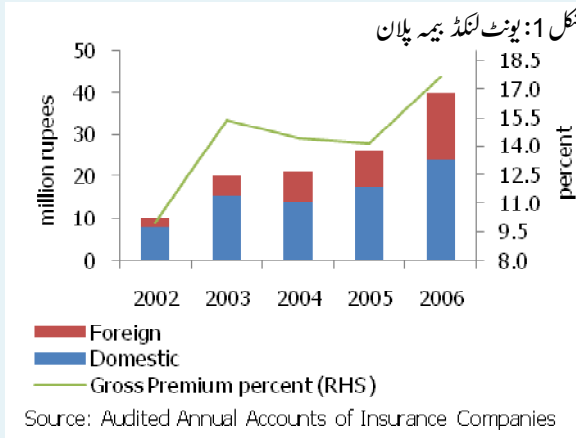
تاہم یونٹ لنکڈ مصنوعات کے مختلف فوائد اور نقصانات ہیں جو ذیل میں بیان کیے گئے ہیں:

#### فوائد

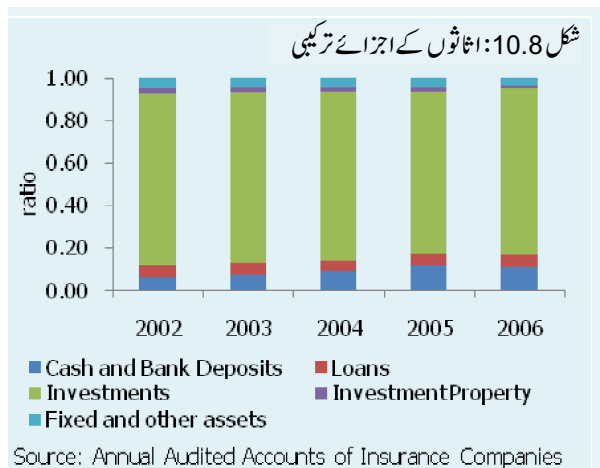
- 1- یونٹ لنکڈ انشورنس پلان شفاف کنٹریکٹس ہوتے ہیں جس میں حاملین پالیسی کو ٹھیک ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ ان کی قوم کی کہاں سرمایہ کاری کی جارہی ہے۔
- 2- حاملین پالیسی اپنے خطرے اور اندیشے کے مطابق فیصلے کر سکتے ہیں۔
- 3- یہ یونٹ پریمیم کی قسط بھرنے کے لیے فروخت کیے جاسکتے ہیں، اس طرح ان میں لیک ہوتی ہے۔
- 4- جزوی طور پر ان کی تنسیخ ممکن ہے۔

#### نقصانات

- 1- پہلے سال ان کے چارجز بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ میوچل فنڈ سے زیادہ منگتے ہوتے ہیں۔
- 2- عام بیمہ پلان سے زیادہ پرخطر ہوتے ہیں۔



پاکستان میں یہ پلان صرف نئی شعبہ پیش کر رہا ہے۔ اس پلان کے تحت آنے والے پریمیم کی اوسط سالانہ نمو 2002-06ء میں 31 فیصد رہی۔ جیسا کہ شکل 1 میں دکھایا گیا ہے، ملکی کمپنیوں کا آنے والے پریمیم میں بڑا حصہ ہے۔ مجموعی پریمیم کے فیصد کے لحاظ سے ان پریمیم کا تناسب بھی 2002ء میں 10 فیصد سے بڑھ کر 2006ء میں 18 فیصد ہو گیا۔ مزید یہ کہ یونٹ لنکڈ مصنوعات کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے حیاتی بیمہ کمپنیوں کو پیشی سرمایہ ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے تاکہ سرمایہ منڈیوں میں ان کی شرکت بڑھے۔

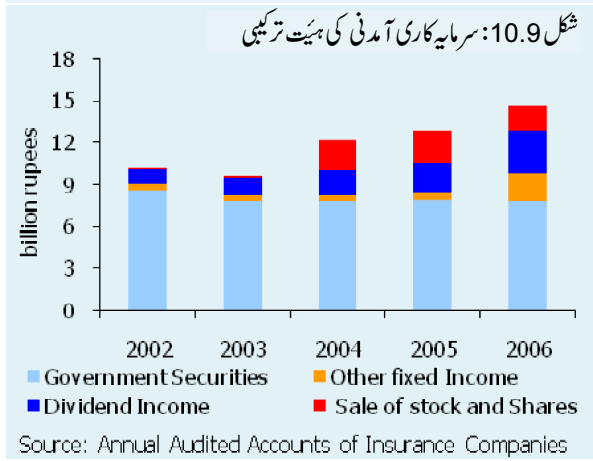


مجموعی کیفیت دکھائی گئی ہے۔ اس شکل سے ظاہر ہے کہ سرمایہ کاریوں کا اثاثوں میں بڑا حصہ ہے۔

### 10.3.2 حیاتی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری

اثاثہ جات میں سب سے بڑا جز سرمایہ کاری ہے۔ 2001ء کے اختتام پر کل اثاثوں کا 80 فیصد سرمایہ کاری تھی جبکہ 2006ء میں اس کا حصہ 78 فیصد تھا۔ لیکن سرمایہ کاری میں مختلف اجزا کا تناسب خاصا تبدیل ہوا ہے۔ فہرستی ایکویٹی کے حصے میں اضافہ ہوا ہے اور حکومتی وثیقہ جات کا حصہ کم ہو رہا ہے۔ 2005ء میں حکومتی وثیقہ جات مجموعی سرمایہ کاریوں کا 83 فیصد تھیں اور 2006ء میں یہ حصہ کم ہو کر 80

فیصد ہو گیا جیسا کہ شکل 10.9 میں دکھایا گیا ہے۔

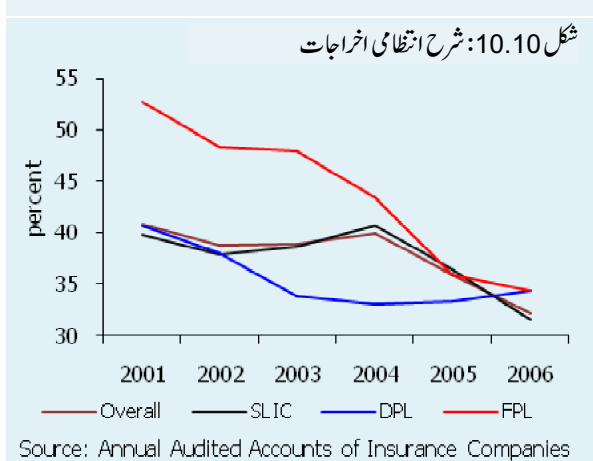


فہرستی ایکویٹی کے حصے میں اضافہ بنیادی طور پر کارپوریٹ نفع آوری اور منافع منقسمہ بڑھنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کراچی اسٹاک ایکسچینج میں بڑے پیمانے پر اتار چڑھاؤ سے بھی حصص کے لین دین میں سرمائے پر پیشی دستیاب ہوتی ہے۔ پاکستان انوٹمنٹ بانڈز کی بنیادی رسد کم ہونا اور اس کے ساتھ حالیہ برسوں میں نسبتاً کم شرح سود سے بھی کمپنیوں کو تحریک ملی ہے کہ کہیں اور سے زیادہ منافع کے لیے کوشش کریں۔ اس صورتحال میں پی آئی بی کے تازہ اجراء بھی، جو مئی 2006ء سے کیے گئے، رجحان کو تبدیل کر کے حالات کا رخ

حکومتی وثیقہ جات کی جانب نہیں موڑ سکتے کیونکہ ایکویٹی منڈیاں سالانہ بنیاد پر زیادہ یافت فراہم کر رہی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ معینہ مدت کے تسکات مثلاً میعاد کی مالکاری وثیقہ جات (م م و) میں سرمایہ کاری بھی بڑھ گئی ہے۔ م م و کو ان کی میعاد کی بنا پر ترجیح دی جاتی ہے جو عموماً پانچ سال یا زائد ہوتی ہے۔ بیمہ کمپنیاں پہلے قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کرتی تھیں لیکن 2003ء سے بیمہ کمپنیوں (اور دیگر ادارہ جاتی سرمایہ کاروں) کو ان اسکیموں میں نئی سرمایہ کاری کرنے کی اجازت نہیں رہی۔ اکتوبر 2007ء میں قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کے حوالے سے پالیسی تبدیل کیے جانے کے باوجود ابھی تک بیمہ کمپنیوں کو ان اسکیموں میں سرمایہ کاری کی اجازت نہیں۔

### 10.3.3 سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی کے اجزائے ترکیبی

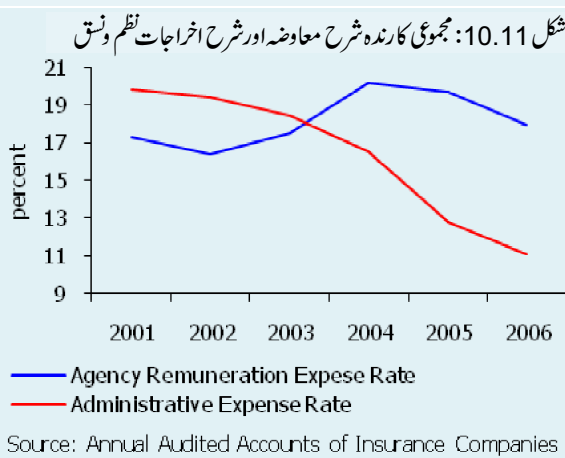
تقویمی سال 2002-06ء کے دوران سرمایہ کاریوں سے ہونے والی آمدنی میں 9 فیصد نمو ہوئی۔ اس آمدنی کا ایک اہم پہلو اس کی ہیئت ترکیبی ہے۔ اگرچہ آمدنی کا بڑا حصہ ابھی تک حکومتی وثیقہ جات ہیں تاہم ایکویٹی مارکیٹ کی سرمایہ کاری لین دین اور منافع منقسمہ دونوں کے توسط سے اثر ڈال رہی ہے۔ منافع منقسمہ کی آمدنی 2006ء میں ایک ارب روپے بڑھ گئی۔ منافع منقسمہ کے ساتھ م م و سے ہونے والی آمدنی سے اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی کے استحکام اور بیمہ کمپنیوں کے لیے سرمایہ کاری پر ملنے والے حاصل کے مابین تعلق کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس سے بیمہ کمپنیوں کے ذخائر بھی بڑھ جاتے ہیں اور اس بنا پر گرفت کا تناسب بلند ہو جاتا ہے۔



### 10.3.4 حیاتی بیمہ کمپنیوں کی عملی کارگزاری

بیمہ کمپنیوں کی عملی کارگزاری جانچنے کے لیے عام طور پر شرح انتظامی اخراجات (Management Expense Rate, MER) (ش 11) استعمال کی جاتی ہے۔ یہ انتظامی اخراجات اور مجموعی پریمیم کا تناسب ہے۔ پاکستان کی گھریلو حیاتی بیمہ صنعت میں یہ تناسب بہتر ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ 2005ء میں یہ 35.9 فیصد تھا اور 2006ء میں کم ہو کر 34.4 فیصد ہو گیا، جیسا کہ شکل 10.10 میں دکھایا گیا ہے۔

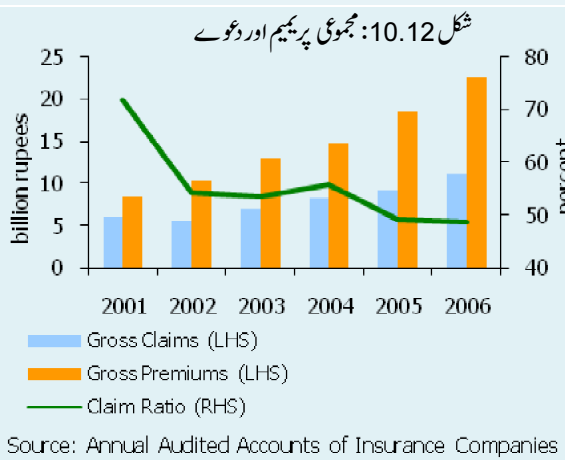
ش 11 میں اس کمی کی مزید وضاحت کارندہ شرح معاوضہ (Agency Remuneration Rate, ARR) (ک ش م) سے کی جاسکتی ہے جس سے مراد ہے کارکنوں کے معاوضے کے اخراجات مجموعی پریمیم کے لحاظ سے۔ اس کے علاوہ اسے شرح اخراجات نظم و نسق (Administrative Expense Rate, AER) (ش 12) سے بھی سمجھا جاسکتا ہے جو نظم و نسق کے اخراجات اور مجموعی پریمیم میں تناسب ہے۔ شکل 10.11 میں 2001ء سے 2006ء تک اس شعبے کے ک ش م اور ش ان دکھائے گئے ہیں۔



ش 11 میں کمی زیادہ ترش ان کی وجہ سے ہوئی جو 2001ء میں 20.6 فیصد سے کم ہو کر 2006ء میں 10.32 فیصد تک پہنچ گئی۔ اسی عرصے میں ک ش م 17.33 فیصد سے بڑھ کر 17.99 فیصد ہو گیا کیونکہ کمپنیوں نے اپنے معاوضے بہتر بنائے۔

### 10.3.5 دعوے

دعووں کی تکمیل کا نینے کی صنعت پر مجموعی طور پر بہت مثبت اثر مرتب ہوتا ہے۔ دعووں کی بروقت ادائیگی سے عوام میں اعتماد پیدا ہوتا ہے کہ کمپنیاں اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہیں۔ 2001ء سے 2006ء تک مجموعی دعووں میں 13 فیصد کی اوسط شرح سے اضافہ ہوا۔ اسے صحیح تناظر میں دیکھنے کے لیے دعووں کی تعداد میں اس اضافے کا مجموعی پریمیم میں اضافے سے موازنہ کرنا چاہیے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نئے نئے پریمیم دعووں کی ادائیگی سے زیادہ شرح سے آرہے ہیں، جیسا کہ شکل 10.12 میں دکھایا گیا ہے۔



### الف۔ حیاتی نینے کے دعوے (انفرادی)

جدول 10.6 میں گذشتہ چار برسوں کے دوران دعووں کی تفصیل دکھائی گئی ہے۔ حصوں کے اعتبار سے، انفرادی پالیسیوں پر بیشتر دعوے بر بنائے عرصیت اور دعوے بر بنائے تنسیخ پر مبنی تھے۔ دعوے بر بنائے عرصیت میں تناسب بتدریج بڑھ رہا ہے جس سے اس صنعت

پر بحیثیت مجموعی لوگوں کا اعتماد ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عرصیت کی تکمیل تک اپنی پالیسیاں برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ دوسری جانب دعوے بر بنائے تنسیخ کا حصہ گھٹ رہا ہے۔ یہ بھی مثبت پیش رفت ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پالیسیاں منسوخ کرانے والے افراد کی تعداد کم ہو رہی ہے۔

جدول 10.6: انفرادی حیاتی بیمہ دعووں کی تقسیم بندی

| فیصد حصہ             | 03ء   | 04ء   | 05ء   | 06ء   |
|----------------------|-------|-------|-------|-------|
| بر بنائے موت         | 15.7  | 12.9  | 15    | 14.6  |
| بر بنائے تکمیل میعاد | 38.2  | 45.9  | 49.1  | 50.3  |
| بر بنائے تنسیخ       | 44.9  | 39.8  | 34.5  | 33.7  |
| دیگر                 | 1.2   | 1.4   | 1.3   | 1.4   |
| کل رقم               | 4,571 | 5,363 | 6,099 | 7,453 |

### ب۔ حیاتی نینے کے دعوے (گروپ)

گروپ لائف انشورنس یا گروہی حیاتی نینے پر زمرہ ”بر بنائے موت“ حاوی ہے (دیکھئے جدول 10.7)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے عام طور پر اداروں کے آجر ملازمین کے پورے گروپ کا بیمہ کرانے کے لیے اور ملازم کی موت یا حادثے کی صورت میں تحفظ کی فراہمی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایک اور مثبت پیش رفت تجرباتی ریفنڈ میں اضافہ ہے۔ یہ وہ رقوم ہیں جو گروپ حیاتی پالیسیوں پر دعوے کم ہونے کی صورت میں کمپنی اپنے اہم حاملین پالیسی کو دیتی ہے۔ علاوہ ازیں حیاتی بیمہ کمپنیاں بھی تجرباتی ریفنڈ دیتی ہیں تاکہ حاملین پالیسی ان سے منسلک رہیں اور وہ مارکیٹ میں زیادہ مسابقت کا مظاہرہ کر سکیں۔

جدول 10.7: حیاتی بیمہ کے گروپ دعووں کی درجہ بندی

| فیصد حصہ             | 03ء   | 04ء   | 05ء   | 06ء   |
|----------------------|-------|-------|-------|-------|
| بر بنائے موت         | 79.9  | 85.7  | 92.9  | 86.8  |
| بر بنائے تکمیل میعاد | 0.3   | 0.6   | 0.5   | 0.0   |
| بر بنائے تنسیخ       | 0     | 0     | 0     | 0.6   |
| تجرباتی ریفنڈ        | 15    | 9.3   | 1.8   | 7.9   |
| دیگر                 | 4.8   | 4.4   | 4.8   | 4.7   |
| کل رقم               | 2,392 | 2,816 | 3,015 | 3,541 |

## جدول 10.8: حیاتی نیچے کے شعبے کی مالی صحت کے اظہارے

| 2006ء  | 2005ء  | 2004ء  | 2003ء  | 2002ء  | اظہارے                              | زمرہ                     |
|--------|--------|--------|--------|--------|-------------------------------------|--------------------------|
| 1.67   | 1.49   | 1.52   | 1.71   | 1.39   | سرمایہ/کل اثاثے                     | کفایت سرمایہ             |
| 28.9   | 31.5   | 37.6   | 20.2   | 18.6   | ایکویٹی میں شرح نمو                 |                          |
| 15.4   | 14.9   | 15.1   | 12.6   | 14.4   | اثاثوں میں شرح نمو                  |                          |
| 95.7   | 95.3   | 94.2   | 92.1   | 89.3   | موجودہ اثاثے/موجودہ ذمہ داریاں      | سیالیت                   |
| 14.4   | 12.4   | 10.8   | 9.1    | 8.5    | ایکویٹی مارکیٹ میں سرمایہ کاری      |                          |
| 49.5   | 62.2   | 56.5   | 64     | 47.4   | دعووں کی شرح                        | شرح حاصلیت               |
| 85.6   | 95.6   | 90.8   | 93.2   | 113.6  | اخراجات کی شرح                      |                          |
| 147.9  | 152.1  | 154.8  | 140.6  | 179.1  | مجموعی شرح                          |                          |
| 446.3  | 369.9  | 294.6  | 262.7  | 209.4  | خام پریمیوم/ملازم کی تعداد          | اثاثوں کا معیار          |
| 76.4   | 78.9   | 98     | 82.5   | 113.7  | سرمایہ کاری آمدنی/خام پریمیوم       |                          |
| 3247.5 | 2838.0 | 2486.4 | 2179.0 | 1939.9 | کل اثاثے/ملازم کی تعداد             | آمدنی اور منافع          |
| 0.4    | 0.3    | 0.3    | 0.4    | 0.3    | اثاثوں پر منافع                     |                          |
| 12.6   | 13.5   | 14.4   | 12.6   | 15.2   | سرمایہ کاری آمدنی/سرمایہ کاری اثاثے |                          |
| 97.85  | 97.12  | 96.86  | 97.65  | 97.22  | غیر ادا شدہ پریمیوم                 | نو بیمہ اور اس کے حسابات |

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے آڈٹ شدہ حسابات اور اسٹیٹ بینک کے سرکلر

## 10.3.6 حیاتی نیچے کی مالی صحت کے اظہارے

جدول 10.8 میں حیاتی نیچے کی صنعت میں خطرات کی مجموعی جانچ بتانے والے اہم اظہارے دیے گئے ہیں۔ کفایت سرمایہ مالی اصابت کی علامت ہے۔ سرمائے کی بنیاد مضبوط ہو تو بیمہ کنندہ کو اپنے ذمہ نویس کے کاروبار میں تغیر پذیری کو برداشت کرنے کی قوت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کاروبار کے حجم پر بھی براہ راست اثر پڑتا ہے۔

اس شعبے کے لیے کفایت سرمایہ کے تناسبات بہتر ہوئے ہیں اور ایس ای سی پی کی طرف سے ادا شدہ سرمائے میں اضافے کی شرائط عائد کیے جانے کے بعد ان میں مزید بہتری آنے کی امید ہے۔ صنعت کی خطرات کو برداشت کرنے کی استعداد کا اثاثہ جات کے معیار پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ نیچے کے شعبے میں سرمایہ کاری کا جو انداز مشاہدے میں آیا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ خطرے کو ایک اہم پہلو اشاک مارکیٹ میں سرمایہ کاریاں ہو سکتی ہیں کیونکہ ان سے کمپنیاں اشاک مارکیٹ میں تغیر کی زد میں آجاتی ہیں۔ یہ رجحان ظاہر کرتا ہے کہ ایکویٹی سرمایہ کاریوں کا اس صنعت کے مجموعی اثاثوں میں حصہ بڑھ رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں کراچی اشاک ایکسچینج کی اچھی کارکردگی اس نمونے کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔

خطرے اور گرفت میں تناسب سے بھی نو بیمہ پر انحصار کی نشاندہی ہوتی ہے، یعنی اس بات کی کہ کس قدر خطرہ نو بیمہ والی کمپنیوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔ ملکی حیاتی نیچے کے شعبے میں یہ تناسب خاصا زیادہ ہے۔ نو بیمہ پر بہت زیادہ انحصار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی طور پر مستحکم نو بیمہ کاروں کی ضرورت ہے۔ چونکہ غیر ملکی کمپنیوں سے نو بیمہ کی اب اجازت دے دی گئی ہے اس لیے اس بلند خطرے اور گرفت کے تناسب کی بنا پر ایس ای سی پی کی یہ شرط درست معلوم ہوتی ہے کہ مؤثر غیر ملکی نو بیمہ کاروں سے نو بیمہ کرایا جائے۔

اس شعبے کی مجموعی کارروائیوں میں بہتری دکھائی دے رہی ہے جیسا کہ جدول 10.8 میں دیے گئے تین تناسبات سے پتہ چلتا ہے جن میں دعووں اور دیگر اخراجات میں خاصی کمی پائی گئی۔

کسی کمپنی کی طویل مدتی مالی بقا کے حوالے سے آمدنی اور نفع آوری کا تناسب سب سے اہم ہے۔ 2006ء میں اخراجات کے تناسب میں کمی سے معلوم ہوتا ہے کہ شعبے میں اخراجات کی نسبت خالص پریمیوم زیادہ تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ سرمایہ کاری آمدنی اور سرمایہ کاری اثاثہ جات کے تناسب سے بیمہ کمپنیوں

کی اثاثوں کے انتظام کی اہلیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس تناسب میں کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر اس شعبے کو اپنے سرمایہ کاری کے اثاثہ جات کے لحاظ سے سرمایہ کاری آمدنی کم ہو رہی ہے۔

#### 10.4 تکافل (اسلامی بیمہ)

تکافل کا مطلب ہے اسلامی بیمہ جس کی اساس پالیسی کے شرکا کے درمیان تعاون ہوتا ہے۔ پالیسی کے شرکا دیگر شرکا کے نقصانات کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کے لیے ایک ذخیرہ رقم میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اس طرح یہ باہمی بیمے کی ایک شکل ہوتی ہے<sup>8</sup> روایتی بیمے اور تکافل میں فرق ذخیرہ رقم میں سرمایہ کاری کا ہے۔ روایتی بیمے میں جو پر بیمہ جمع ہوتا ہے اس کی سود والے بانڈز اور اسٹاک میں سرمایہ کاری ہوتی ہے جبکہ تکافل کی رقوم کی مضاربہ میں سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ روایتی بیمے کے برخلاف تکافل کا مقصد شرکا اور ان کے ذریعے معاشرے میں ہم آہنگی اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنا ہے۔

تکافل کی ضرورت اس لیے پیدا ہوئی کہ ملک میں شریعت سے مطابقت رکھنے والے سودوں کا حجم بڑھ رہا ہے اور ان کے ساتھ خطرات سے تحفظ کی ضرورت بھی پیدا ہو رہی ہے۔ اسلامی مالی ادارے بین الاقوامی اور ملکی سطح پر ترقی کر رہے ہیں جس سے تکافل کی صنعت کو بھی تحریک ملی ہے۔ شریعت سے ہم آہنگ وساطت کے بڑھتے ہوئے حجم کی وجہ سے خطرات کے خلاف شریعت سے ہم آہنگ تحفظ کی ضرورت سامنے آئی ہے جس کی بنا پر بیمے کی صنعت کی نمونہ تکافل کی مرکزی اہمیت ہے۔ ملک میں روایتی بیمے کے کم نفوذ کی ایک وجہ مذہبی سوچ ہے۔ توقع ہے کہ تکافل متعارف ہونے سے ملک میں بیمے کا نفوذ بڑھے گا۔

تکافل کی صنعت میں عالمی رجحانات سے بھی اس توقع کو تقویت ملتی ہے۔ تکافل کی نمونہ روایتی بیمے کے کاروبار سے زیادہ تیزی سے ہو رہی ہے اور بیشتر کمپنیاں مشرق وسطیٰ، مشرق بعید، سوڈان اور ترکی میں کام کر رہی ہیں۔ 2000ء میں تکافل کی شکل بیمے کا 63 فیصد کاروبار مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں تھا جبکہ ملائیشیا کا حصہ 27 فیصد تھا۔ نی الوقت دنیا بھر میں 60 کمپنیاں شریعت کے مطابق زندگی اور عام بیمے کی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ آئی ایف ایس بی کے مطابق تکافل کی صنعت کی اندازاً سالانہ نمو 2000-1995ء میں لگ بھگ 63 فیصد تھی۔ تمام دنیا کی پر بیمہ سے ہونے والی مجموعی آمدنی 24 کھرب ڈالر ہے جبکہ تکافل میں پر بیمہ سے ہونے والی مجموعی آمدنی 2.1 ارب ڈالر ہے۔<sup>9</sup>

پاکستان میں 2003ء میں تکافل متعارف کرایا گیا۔ ایس ای سی پی نے ستمبر 2005ء میں تکافل کمپنیوں کے تفصیلی قواعد و ضوابط جاری کیے اور اب ملک کے غیر حیاتی بیمے کے شعبے میں تین تکافل کمپنیاں سرگرم عمل ہیں یعنی پاک کویت تکافل انشورنس کمپنی لمیٹڈ (2003ء)، پاک قطر جزل تکافل (2007ء) اور پاکستان تکافل لمیٹڈ (2007ء)۔

#### 10.5 نو بیمہ

نو بیمہ کا مقصد بیمہ کنندگان کا بیمہ کرنا ہے۔ عام طور پر بیمہ کنندہ کے اپنے اثاثے محدود ہوتے ہیں۔ نو بیمہ کا کام اصل خطرے کو تقسیم کرنا ہوتا ہے جس سے بیمہ کنندہ کو اپنے اثاثہ جات کے لحاظ سے زیادہ بیمہ کرنے کی گنجائش مل جاتی ہے اور وہ ساتھ ہی ساتھ خطرات کو دیگر فریقوں میں بانٹ بھی دیتا ہے۔

پاکستان میں صرف ایک نو بیمہ کمپنی ہے جو سرکاری ملکیت میں ہے یعنی پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ (پی آر سی ایل)۔ دسمبر 2004ء تک غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے لازم تھا کہ پی آر سی ایل سے براہ راست بیمہ کاروبار کے کم از کم ایک فیصد کا انفرادی خطرات کے لیے نو بیمہ کرائیں لیکن مالی آزادی کی جوہر جاری ہے اس میں یہ شرط مرحلہ وار ختم دی گئی۔ چونکہ لازمی الحاق کے تحت 2004ء میں جاری کی گئی پالیسیوں کی میعاد 2005ء میں ختم ہو گئی اس لیے 2006ء پہلا برس تھا جس میں پی آر سی ایل نے لازمی الحاق کی شرط کے تحت پر بیمہ نہیں کما یا۔ بہر حال ٹریڈ کاروبار کو اب بھی پی آر سی ایل سے 35 فیصد الحاق لازماً کرنا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں پی آر سی ایل فینیکلٹیو نو بیمہ کے تحت غیر حیاتی کمپنیوں کے خطرات کا بھی بیمہ کرتی ہے۔<sup>10</sup>

<sup>8</sup> میوچل انشورنس میں بیمہ کرانے والے یا حامل پالیسی کے پاس بیمہ کمپنی میں ملکیتی حقوق ہوتے ہیں۔

<sup>9</sup> تکافل کے پر بیمہ کل انشورنس پر بیمہ آمدنی کا 0.8 فیصد ہیں۔

<sup>10</sup> فینیکلٹیو نو بیمہ سے مراد ہے نو بیمہ اور بیمہ کمپنی کے درمیان معاہدے کے تحت انفرادی خطرات کا نو بیمہ۔ دوسری طرف ٹریڈ نو بیمہ سے مراد بیمہ کمپنی کے بیمے کے کاروبار کے ایک خاص تناسب کا تحفظ جو نو بیمہ کمپنی قبول کرتی ہے۔

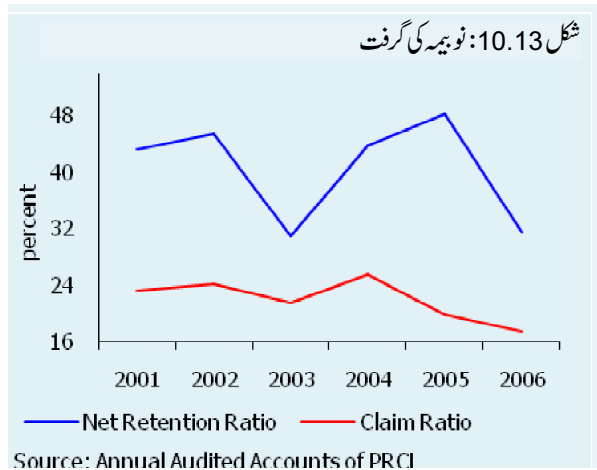
جدول 10.9: پاکستان میں نو بیمہ کاروبار

| ملین روپے میں |      |      |      |      |      |
|---------------|------|------|------|------|------|
| ء06           | ء05  | ء04  | ء03  | ء02  | ء01  |
| 450           | 450  | 450  | 450  | 450  | 50   |
| 2280          | 1789 | 1306 | 981  | 796  | 758  |
| 3588          | 2873 | 2719 | 1886 | 1905 | 1661 |
| 4499          | 4160 | 5241 | 4697 | 3500 | 3045 |
| 1415          | 2005 | 2289 | 1447 | 1588 | 1312 |
| 777           | 823  | 1329 | 1011 | 848  | 709  |
| 146           | 171  | 134  | 140  | 108  | 98   |
| 672           | 594  | 325  | 333  | 297  | 67   |
| 6464          | 5634 | 6613 | 6232 | 4192 | 3332 |

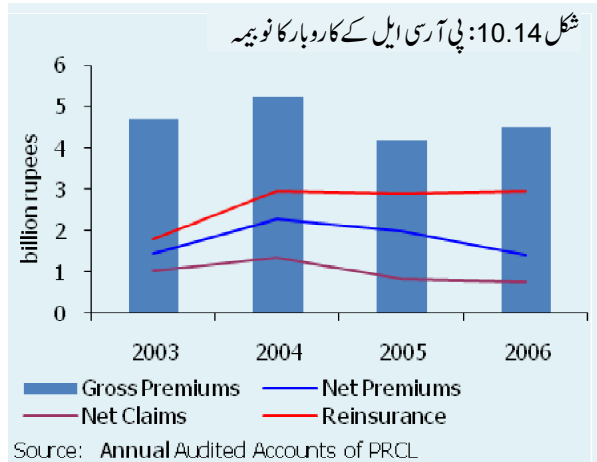
ماخذ: پاکستان ری انشورنس کمپنی لیٹیڈ کی بیلنس شیٹس

اس صورتحال کے پیش نظر 2006ء کے دوران پی آر سی ایل کی کارکردگی قابل تعریف تھی۔ تقویمی سال 2006ء میں اس کے پر بیمہ میں 8 فیصد نمو ہوئی۔ کمپنی کے اثاثے بھی 2006ء میں 14.7 فیصد بڑھے جبکہ پچھلے سال ان میں کمی ہوئی تھی (جدول 10.9)۔

جہاں تک کاروبار کا تعلق ہے، ایک ارب 62 کروڑ روپے کے پر بیمہ ”آگ“ کے زمرے میں جمع کرائے گئے جو پی آر سی ایل کے کل پر بیمہ کا 36 فیصد ہیں۔ پر بیمہ میں سب سے بڑا تناسب اسی زمرے کا تھا۔



2006ء کا ایک دلچسپ پہلو گرفت کے تناسب کا کم ہونا تھا<sup>11</sup> جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خالص پر بیمہ مجموعی پر بیمہ کی نسبت تیزی سے کم ہوئے۔ جدول 10.8 سے پتہ چلتا ہے کہ 2006ء کے خالص پر بیمہ میں 2005ء کے مقابلے میں 12.4 فیصد کمی ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ 2006ء میں ریٹروسیشن کی لاگت<sup>12</sup> 12.1 فیصد بڑھ گئی۔ اس سال پی آر سی ایل کی مجموعی نفع آوری میں 13 فیصد کا اضافہ ہوا جس کی وجہ خالص دعووں میں کمی ہو سکتی ہے جیسا کہ شکل 10.13 اور شکل 10.14 سے ظاہر ہے۔

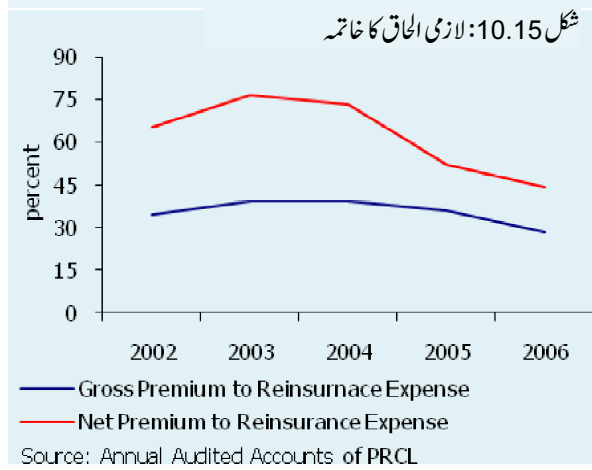


لازمی الحاق کی شرط کے خاتمے سے پی آر سی ایل کو اپنی ممکنہ نفع آوری کی مناسبت سے کاروباری لیمن دین کا اختیار مل گیا ہے۔ اس کا اثر دعووں کے تناسب میں نمایاں ہے جس میں 2004-06ء کے دوران 17 فیصد کمی ہوئی جبکہ بعد از ٹیکس منافع میں 44 فیصد کمی زبردست نمود کیے میں آئی۔

دریں اثناء غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں پر لازمی الحاق کے خاتمے کا اثر نو بیمہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی شکل میں نظر آتا ہے۔ شکل 10.15 میں نو بیمہ کے اخراجات کے لحاظ سے مجموعی اور خالص پر بیمہ کا کم ہونا

<sup>11</sup> گرفت تناسب ہے خالص پر بیمہ کل پر بیمہ۔

<sup>12</sup> ریٹروسیشن وہ عمل ہے جس کے ذریعے کوئی نو بیمہ کمپنی کسی اور نو بیمہ کمپنی کے کاروبار کا بیمہ کرتی ہے۔



ہوا حصہ دکھایا گیا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ پی آر سی ایل کے لیے اب کمپنیوں کا پرخطر کاروبار قبول کرنا لازمی نہیں رہا اور اسی لیے غیر حیاتی کمپنیوں کے لیے لازم ہے کہ وہ صف اول کی بین الاقوامی بیمہ کمپنیوں سے نو بیمہ کروائیں جس کی بنا پر نو بیمہ کی لاگت بڑھ گئی ہے۔

### 10.6 حاصل

پاکستان میں نیچے کو ایک فضول خرچی سمجھا جاتا ہے اور اسے صرف اس صورت میں ضروری خیال کیا جاتا ہے جب قانون کی رو سے بیمہ کرانا لازمی ہو۔ اس کے باوجود 2006ء میں پاکستان کی بیمہ صنعت میں خاصی نمو ہوئی۔ یہ رجحان معیشت میں حالیہ نمو، موجودہ اقتصادی استحکام اور اختراعی اصلاحات، جن سے قواعد و ضوابط بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ ہوتے جا رہے ہیں، کی بنا پر آیا ہے۔ شعبہ بیمہ کی نمو کا اظہار پر بیمہ اور نفع آوری کے علاوہ حیاتی اور غیر حیاتی نیچے کے اثاثوں میں اضافے سے ہوتا ہے۔

بیمہ کی صنعت مالی شعبے کا واحد جز ہے جس پر ابھی تک سرکاری اداروں کا غلبہ ہے اور بڑے سرکاری اداروں کی نجکاری کی ضرورت ہے۔ توقع ہے کہ نیچے کے شعبے میں مجوزہ اصلاحات کے بعد اس صنعت کی کارکردگی اور مسابقت میں اضافہ ہوگا۔ ان کوششوں سے اس شعبے میں کاروبار کا ارتکاز بھی کم ہوگا۔ فی الوقت صرف 3 سے 5 بڑی کمپنیاں اثاثوں اور پر بیمہ کی مالیت کے لحاظ سے آگے ہیں۔ ناصرف ان کمپنیوں کا ایکویٹی کا ڈھانچہ بہت زیادہ ہے بلکہ ان کے پس منظر میں روابط بھی بہت مضبوط ہیں کیونکہ یہ ملک کے صف اول کے صنعتی اور بینکاری گروپوں کا حصہ ہیں۔ دوسری کمپنیوں کو کاروبار کے لیے نیچے کے روایتی طریقوں سے ہٹا پڑتا ہے اور اختراعی مصنوعات اور بہتر خدمات کے معیار پیش کرنے پڑتے ہیں۔

غیر حیاتی نیچے میں گاڑیوں کے نیچے کا ارتکاز بھی باعث تشویش ہے۔ مجموعی خالص پر بیمہ کا 53.2 فیصد گاڑیوں کے نیچے سے آتا ہے۔ مجموعی دعووں کے تناسب 57.1 فیصد کے برخلاف گاڑیوں کے نیچے میں دعووں کا بلند تناسب (62 فیصد) یہ ظاہر کرتا ہے کہ گاڑیوں کے کاروبار میں ذمہ داری کا منافع زیادہ پائیدار نہیں۔ نیچے کے کمپنیوں کو اپنے کاروبار میں توسیع کے لیے دوسرے راستے تلاش کرنا ہوں گے، مثال کے طور پر زراعت اور فصلی نیچے، جیسا کہ ایک بڑی کمپنی نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹاک مارکیٹ میں بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری کا تناسب بھی پرخطر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اسٹاک مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔ چنانچہ بیمہ کمپنیوں کو اپنے اثاثوں کے پورٹ فولیو کے تحفظ کے لیے زیادہ متوازن انداز میں اپنے پورٹ فولیو کا انتظام چلانا ہوگا۔

عالمی بیمہ صنعت میں پاکستان کا حصہ بہت کم ہے۔ چنانچہ ملک کی بیمہ صنعت کی مسابقت اور رسائی میں اضافے کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ نیچے کے شعبے میں مجوزہ اصلاحات سے توقع ہے کہ اس صنعت کی آئندہ نمو کو فروغ ملے گا۔ مثال کے طور پر لازمی سرمائے میں اضافے سے اس شعبے میں زیادہ مضبوط فریق آئیں گے۔ محتسب بیمہ کا تقرر ایک اور اقدام ہے جس سے شکایات نمٹانے میں مدد ملے گی اور لوگوں کا اعتماد بڑھے گا۔

کل مالی اثاثہ جات میں نیچے کے شعبے کا حصہ کم ہونے کی ایک وجہ عوام میں آگاہی کی کمی ہے۔ مثال کے طور پر زندگی کا بیمہ کرانے کے امیدوار افراد میں اس حوالے سے آگاہی کا فقدان ہے کہ اس نیچے کو سرمایہ کاری کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں لوگوں کی تربیت کی جائے تو بیمہ مصنوعات کی طلب میں اضافہ ہوگا۔

ایس ای سی پی کو نیچے کی صنعت کے بارے میں معلومات عام کرنی چاہئیں کیونکہ اس سے نیچے کی مجموعی کارروائیوں پر اعتماد بڑھے گا۔ اس مقصد کے لیے بیمہ کرنے والے اداروں کی مالی کیفیت کا ایک جامع مالی ڈیٹا بیس تیار کیا جانا چاہیے۔ اس سطح پر معلومات کی دستیابی سے صنعت کی ضروریات کی عکاسی کرنے والی مؤثر پالیسی کی تشکیل میں بھی مدد ملے گی۔

